© rasailojaraid.com

ثالث، فیصل کے لئے شرعی اصول

فقیہ العصر حضرت مفتی سید عبدالشکور ترمذی قدس سرہ

بانی ومہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

فریقین کی رضامندی سے حکم شرعی اور قواعدِ تحکیم سے واقف کسی شخص کے شرعی فیصلہ پر رضامند ہونا ''تحکیم'' ہے، اور فیصلہ سے پہلے ہر شخص کو فریقین میں سے) ثالثی سے انکار کرنے کا حق شرعاً حاصل ہے۔ اور اگر فیصلہ خلاف شرع ہو تو انکار کرنا بھی درست ہے، کسی (ثالث) کو جبر کرنے کا حق نہیں کہ مجھ سے ہی فیصلہ کراؤ، فریقین کی رضامندی اور صواب دید پر یہ موقوف ہے کہ جس واقف حکم شرع سے چاہیں متفق ہو کر فیصلہ کرالیں، فیصلہ ہونے تک دونوں کا فیصلہ کرانے پر متفق ہونا ضروری ہے، البتہ فیصلہ کے بعد کسی فریق کو فیصلہ سے انکار وانحراف جائز نہیں، جب تک اس فیصلہ کا شرع کے خلاف ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

قواعدِ شرع اور اصولِ تحکیم کے موافق جو ثالثی فیصلہ ہوگا وہ واجب التسلیم اور مثل قاضی کے شرعی فیصلہ ہوگا، والحکم کالقاضی کے یہی معنی ہیں کہ ثالث کے فیصلہ کو قاضی کی طرح تسلیم کرنا واجب ہے مگر قاضی کو حکومت کی طرف سے قوتِ تنفیذ حاصل ہے، وہ جبراً اپنا فیصلہ نافذ کرنے کا اختیار رکھتا ہے، بخلاف ثالث کے کہ اس کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے، وہ صرف حکم بتلاتا ہے، جبراً نافذ نہیں کر سکتا۔

اسی لئے بعض امور میں ثالثی جائز ہی نہیں، مثل حدود وقصاص کے کہ ان کے نفاذ پر حکومت کے سوا کوئی قادر نہیں اور تعزیر شرعی میں بھی اگر قانونِ حکومت مانع ہو تو اس میں بھی ثالث کو قانون کے خلاف حکم جاری نہیں کرنا چاہیے کہ وہ حکم نافذ نہ ہو سکے گا اور ثالث پر مواخذہ کا خطرہ ہوگا، اس سے بچنا بھی لازم ہے۔ اس زمانے میں اکثر مشہور مقامات پر تحکیم شرعی کی صحیح حیثیت سے ناواقفیت کی وجہ سے اس کو بالکل قاضی کے حکم کی طرح ہر معاملہ میں سمجھتے ہیں اور حکم وثالث ایسے معاملات میں بھی بنالیا جاتا ہے جن میں شرعاً ثالثی کی اجازت نہیں ہوتی۔

دوسرے حکم وثالث خود کو بااختیار حاکم کی طرح سمجھنے لگتا ہے اور ''عدالت شرعیہ'' کا نام دے کر لوگوں کو دھوکہ دینے لگتا ہے کہ یہ بھی بااختیار ادارہ ہے کہ اس سے روگردانی کرنی شرعاً جائز نہیں ہے اور فریقین میں سے کوئی فیصلہ کے لئے حاضر نہ ہو تو اس پر جبر کیا جاتا ہے، اس کو نوٹس دیا جاتا ہے، حالانکہ شرعاً اس کا ثالث کو کوئی حق نہیں ہے ۔ فیصلہ سے پہلے ہر فریق کو فیصلہ کرانے سے انکار کا حق ہے اب فریقین کی مرضی کے بغیر اس کو فیصلہ کرانے پر مجبور کرنا اس کے شرعی حق میں مداخلت کرنا اور رکاوٹ ڈالنا ہوگا، جو کہ ناجائز ہے، مگر اچھے اچھے لکھے پڑھے لوگ اس میں مبتلاء ہیں اور مشہور مقامات پر یہ ظلم کیا جارہا ہے کہ فریقین کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ فیصلہ ہمارے ہی سے کرائیں اور جو فریق حاضر نہیں ہوتا اس کو حاضر کرنے کے لئے مختلف حربے استعمال کئے جاتے ہیں اور طرح طرح سے مطعون کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ ثالثی کی شرعی حیثیت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔

اور اس میں اکثر یہ جذبہ کارفرما ہوتا ہے کہ ہماری حیثیت مثل قاضی کے ہے اور ہمارے فیصلے کی جگہ ''شرعی عدالت'' ہے، حالانکہ ثالث نہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہر حکم میں مثل قاضی کے ہوتا ہے، اور نہ فیصلہ کے مقام کی حیثیت شرعی عدالت کی ہے، فیصلہ ہونے سے پہلے ہر وقت اس سے انکار کرنا شرعاً جائز ہے۔ اور یہ فیصلہ کے بعد بھی اس کا جبری نفاذ ثالث کے اختیار میں نہیں ہے اور یہ بالکل ظاہر اور مسلم ہے، مگر یہ لوگ عوام مسلمانوں سے ان کی بے علمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو باور کراتے ہیں کہ ہماری عدالت ''شرعی عدالت'' ہے، اس کے وہی احکام ہیں جو شرعی عدالت کے ہوتے ہیں۔ یہ بالکل دھوکہ اور فراڈ ہے، کیونکہ شرعاً اس کی حیثیت صرف ثالثی کی ہے، اس کو ''عدالتِ عالیہ شرعیہ'' ظاہر کر کے خواہ مخواہ مسلمانوں کو غلط راہ پر ڈالنا اور ان کی ناواقفیت سے غلط طور پر فائدہ اٹھانا ہے۔ البتہ فریقین کی رضامندی سے ثالثی کے شرائط کے ساتھ ثالث کے شرعی فیصلہ کو تسلیم کرنا واجب ہے، فیصلہ کے بعد اس سے کسی فریق کا انکار کرنا ناجائز ہے، اب فریقین کے لئے اس کو تسلیم کرنا شرعاً ضروری ہے۔

اس تفصیل سے ان لوگوں کی غلطی واضح ہوگئی ہوگی جو ہر معاملہ میں ثالثی کو جائز سمجھتے ہیں یا خود کو مثل قاضی کے جبری فیصلہ کا حقدار تصور کر کے فریقین یا ایک فریق کو نوٹس جاری کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں یہ بالکل خلافِ شرع ہے، اگر فریقین اپنی رضامندی سے معتبر شرائط کے ساتھ کسی کو ثالث بنالیں اور وہ شرعی قواعد کے تحت فیصلہ کردے تو یہ فیصلہ شرعی ہوگا، اور اس کا تسلیم کرنا واجب ہوگا، مگر خواہ مخواہ کسی شخص کا فریقین کی رضامندی کے بغیر خود ثالث بنالینا اور اس کو ''عدالتِ شرعیہ'' قرار دے دینا اور لوگوں کو جبری نوٹس جاری کرنا اصولِ تحکیم کے خلاف اور ناجائز ہے۔

یہ اس غلطی کی صلاح کے لئے عرض کیا گیا ہے جو عام طور پر معاملہ تحکیم میں پیش آرہی ہے۔ کہ حکم خود کو حاکم بااختیار اور (خود کو) مطلق العنان سمجھتے ہیں اور جبراً فیصلہ کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں، کسی معاملہ میں فریقین کو کسی عالم، متقی، واقفِ احکام شرعیہ کے ثالث بنانے کی ترغیب دیں اور شرعی فیصلہ کرنے کی بقدرِ استطاعت کوشش کرنی مامور بہ ہے، وتعاونوا علی البرو التقویٰ مگر فریقین کی رضامندی کے بغیر کسی خاص جگہ کے لئے کسی فریق کو مجبور کرنا اور کسی خاص جگہ کا حق سمجھنا ناجائز ہے اور تعدی حدود اللہ میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضی کے مطابق اپنے تمام معاملات کو احکام شرعیہ کے مطابق حل کرانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین ثم آمین ؛ فقط

والله اعلم وعلمه اتم واحكم

كتبه الاحقر السيد عبدالشكور الترمذی

المبتلیٰ بالفتویٰ بالجامعة الحقانية

فی ساهیوال من توابع سرجودها

۲۸/شعبان المعظم ۱۴۱۸ھ

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

© rasailojaraid.com